باب 6

معاشرہ، کمیونٹی اور تعلیم

(Society, Community and Education)

سوال: معاشرے اور کمیونٹی کا فرق مثالوں سے واضح کریں۔

جواب

معاشرے اور کمیونٹی میں فرق

جب چند افراد شعوری طور پر مشترکہ مقاصد کے ساتھ مل جل کر رہنے لگیں تو معاشرہ وجود میں آ جاتا ہے۔ گویا معاشرہ بذاتِ خود کوئی الگ وجود نہیں بلکہ یہ افراد ہی سے تشکیل پاتا ہے۔ افراد ہی کے رہن سہن، رسوم و رواج، مشترکہ انداز فکر، مذہبی، معاشرتی اور ثقافتی اقدار میں مماثلت معاشرے کی تخلیق کا باعث بنتی ہے۔ معاشرہ لفظ معاشرت سے نکلا ہے جس کے معنی ہی مل جل کر زندگی گزارنے کے ہیں۔ جب کچھ افراد ایک ساتھ رہتے ہوئے خاص قسم کا طرزِ بود و باش اختیار کر لیتے ہیں تو ایک معاشرہ وجود میں آ جاتا ہے۔ اس گروہ کے افراد نہ صرف آپس میں تعاون کرتے ہیں بلکہ ان میں آپس میں یک جہتی اور اتحاد کا احساس بھی پایا جاتا ہے۔

اس کے برعکس کمیونٹی دراصل معاشرے ہی کی ایک اکائی ہوتی ہے۔ یہاں افراد اپنی فلاح کے لیے مل جل کر کام کرتے ہیں۔ کمیونٹی سے مراد لوگوں کا ایسا گروہ ہوتا ہے جو کہ ایک مقام پر رہائش پذیر ہو۔ ان لوگوں کے مفادات اور دلچسپیاں بھی یکساں ہوں۔ کمیونٹی ایسے گروہ کو کہہ سکتے ہیں جس کے افراد میں یگانگت اور اتحاد کا احساس پایا جاتا ہو اور جو کہ کسی خاص علاقے میں رہتے ہوں۔ ان لوگوں کے اہم معاملات میں اشتراک پایا جاتا ہے۔ ان لوگوں کی زبان، لباس، رسم و رواج اور کھانے پینے کی عادات و انداز ایک جیسے ہوتے ہیں۔

کمیونٹی دراصل معاشرے کے اندر لوگوں کا ایک ایسا گروہ ہوتا ہے جو کہ ایک مخصوص علاقے میں رہائش پذیر ہو۔ جن کا روزمرہ زندگی کے معاملات میں ایک دوسرے پر انحصار ہو اور جو کہ اکثر معاملات میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہوں۔ کنبے، قبیلے اور دیہات کمیونٹی کی مختلف شکلیں ہیں۔ بچے کے نزدیک کمیونٹی کا تصور ایک گلی یا محلے تک محدود ہوتا ہے۔ کمیونٹی معاشرتی طرزِ زندگی کا ایک خاص علاقہ ہوتا ہے جس میں کافی حد تک معاشرتی وحدت اور اشتراکِ عمل پایا جاتا ہے۔

معاشرے کا لفظ وسیع معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے جب کہ کمیونٹی محدود معنی میں استعمال کرتے ہیں لیکن یہ اپنے وسیع معاشرے سے بالکل بے نیاز نہیں ہوتی بلکہ معاشرے کے ساتھ اس کا تعلق قائم رہتا ہے۔ کمیونٹی میں ایک معاشرے کی تقریباً تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ اگر کوئی سیلاب، آندھی یا قدرتی آفت آن پڑے تو ایسے مشکل وقت میں کمیونٹی کے افراد اپنی مدد آپ کے تحت مل کر اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وسیع پیمانے پر معاشرہ اپنا فرض ادا کرتا ہے۔

مثال کے طور پر معاشرے کے وسیع تر معنوں میں ہمارا تعلق ایک اسلامی معاشرے سے ہے۔ پاکستان میں ہم ایک اسلامی معاشرے میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہمارے ملک میں اگر چند افراد کا گروہ کسی دور دراز علاقے میں زندگی گزار رہا ہے اور اس میں مسلمانوں کے علاوہ باقی مذاہب اور قوموں کے لوگ بھی آباد ہیں اور وہ ایک جگہ رہائش پذیر ہونے کے باعث اپنی ایک الگ پہچان بنا لیتے ہیں اور ضروریات کے تحت ایک دوسرے کی خوشی غمی میں شریک ہوتے ہیں۔ ان کے روزمرہ کے معاملات میں تعاون اور اتحاد پایا جاتا ہے تو ہمارے معاشرے میں اس ایک گروہ کو کمیونٹی کا نام دیا جائے گا۔

ایک کمیونٹی اپنی ضروریات میں کافی حد تک خود کفیل ہوتی ہے لیکن پھر بھی اسے معاشرے پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ کمیونٹی میں لوگ ایک

معاشرے کی نسبت ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ ان میں میل ملاپ' تعاون اور اتحاد زیادہ ہوتا ہے جیسا کہ دیہات کے لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کے برعکس شہروں کے لوگوں میں یہ خوبیاں نسبتاً کم ہوتی ہیں۔ وہ اپنے ہی خول میں بند رہتے ہیں لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ کمیونٹی معاشرے کی اکائی کو کہتے ہیں اور کئی کمیونٹیاں مل کر ایک معاشرہ تشکیل دیتی ہیں۔

سوال: معاشرہ سے کیا مراد ہے؟ معاشرہ اور تعلیم کا باہمی ربط واضح کیجیے۔ (لاہور بورڈ2008ء)

جواب

تعلیم اور معاشرے کا باہمی تعلق

جب چند افراد شعوری طور پر مشترکہ مقاصد کے ساتھ مل جل کر رہنے لگیں تو معاشرہ وجود میں آ جاتا ہے۔ گویا معاشرہ بجائے خود کوئی الگ وجود نہیں بلکہ یہ افراد ہی سے تشکیل پاتا ہے۔ افراد ہی کے رہن سہن' رسوم و رواج' مشترکہ اندازِ فکر' مذہبی' معاشرتی اور ثقافتی اقدار میں مماثلت معاشرے کی تخلیق کا باعث بنتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انسان معاشرت پسند ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کو مل جل کر رہنے کی خواہش ودیعت کر رکھی ہے۔ انسانی نسل کے تسلسل اور تحفظ کے لیے بھی معاشرے کا وجود ضروری ہے۔

بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو ہر چیز اس کے لیے اجنبی ہوتی ہے۔ رفتہ رفتہ وہ اپنے ماحول سے مانوس ہوتا جاتا ہے۔ اس نئے ماحول کے ساتھ اپنائیت کی علامت یہ ہے کہ وہ اس قسم کی حرکات و اعمال کرنے لگتا ہے' جو وہ اپنے اردگرد کے ماحول میں مشاہدہ کرتا ہے۔ بچے کی زبان' اخلاق و عادات' کھیل کود وغیرہ اس کی واضح مثالیں ہیں۔ اس طرح معاشرے کا رکن بننے کے ساتھ ساتھ وہ مسلسل تعلیمی عمل سے بھی گزرتا رہتا ہے۔ اس عمل پر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس میں معاشرتی پہلو تعلیمی پہلو کے لیے بنیاد کا کام دیتا ہے۔

بچے کے ابتدائی معلم اس کے والدین ہوتے ہیں۔ جو بچے کی شخصیت پر گہرے اور دیرپا نقوش چھوڑتے ہیں۔ گھریلو ماحول بچے کی تعلیم و تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے' کیونکہ بچہ فطری طور پر وہ سب کچھ اپنانے کی کوشش کرتا ہے جو وہ دیگر افرادِ خانہ کو کرتے دیکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بڑے بھی بچے کو بہت سی چھوٹی چھوٹی باتوں کی باقاعدہ تعلیم دیتے ہیں۔ مثلاً بڑوں کی عزت کرنا' اللہ تعالیٰ کو ماننا' بُری باتوں سے بچنا اور اچھی باتوں کی ترغیب دینا۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن کی بنیاد عموماً گھر ہی میں رکھ دی جاتی ہے اور ان کے نتائج بہت دور رس ہوتے ہیں۔

زمانہ قدیم کا معاشرہ اتنا ترقی یافتہ نہیں تھا جتنا کہ آج ہے۔ قدیم معاشرے کی ضروریات اور رسوم و رواج بھی زیادہ نہ تھے۔ والدین کے لیے اپنے بچوں کو جملہ معاشرتی اقدار کی تعلیم دینا مشکل نہ تھا۔ رفتہ رفتہ معاشرہ ترقی کی منازل طے کرتا گیا اور ساتھ ہی انسانی معاشرے کی ضروریات و اقدار میں بھی تبدیلی آتی گئی۔ اس طرح ضروریاتِ زندگی کی فراہمی میں پیچیدگیاں پیدا ہوتی گئیں۔ اس صورتحال میں معاشرے کے لیے بچوں کو گھروں پر مکمل تعلیم دینا ممکن نہ رہا۔ چنانچہ معاشرے نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ایسے ادارے قائم کیے جو معاشرے کی اس ضرورت کی تکمیل کر سکیں۔ اس طرح رسمی تعلیمی ادارے وجود میں آئے تاکہ افراد ان اداروں میں تعلیم حاصل کر کے نہ صرف معاشرے میں اپنے لیے کوئی مقام بنا سکیں بلکہ معاشرے کی تعمیر میں بھی اپنا کردار ادا کر سکیں۔

تعلیمی عمل صرف معاشرے ہی میں ممکن ہے۔ نظامِ تعلیم کا دارومدار معاشرے کی اقتصادی' سیاسی' مذہبی' اجتماعی اور ثقافتی اقدار و ضروریات پر ہے۔ انہی سے مقاصدِ تعلیم' نظامِ تعلیم اور طریقِ تدریس کا تعین ہوتا ہے۔ تعلیم ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جو فرد کا سماجی منصب متعین کرتا ہے۔ فرد کے لیے ضروری ہے کہ زندگی کے مقاصد جو معاشرہ مقرر کرتا ہے' ان کے حصول کے لیے دیانتداری سے عمل کرے۔

کسی بھی ملک کے مستقبل کا انحصار اس ملک کے معاشرے اور تعلیم کے باہمی تعامل پر ہوتا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ایک دوسرے کی ضروریات کو پیشِ نظر رکھا جائے۔ ماہرینِ تعلیم اسوقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ بدلتی ہوئی دنیا کی بدلتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے اپنے طریقوں کو ان کے مطابق ڈھالنے اور سوچنے کے قابل نہیں ہو جاتے۔ معاشرہ خوب سے خوب تر کی جستجو میں ہر لمحہ بدلتا رہتا ہے۔ ایک منزل کو پا لینے کے بعد نئی منازل کا تعین کیا جاتا ہے اور پھر اس کے حصول کے لیے تگ و دو شروع ہو جاتی ہے' اس طرح یہ عمل ہمیشہ جاری رہتا ہے۔

اچھی تعلیم معاشرے کی اہم ضرورت کو فراموش نہیں کر سکتی۔ دونوں میں باہمی ربط و اتصال یعنی ہم آہنگی ہی سے مطلوبہ نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ اس کے بغیر معاشرہ فعال اور متحرک نہیں بن سکتا۔ معاشرتی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ماضی کی غلطیوں سے سبق سیکھا جائے اور آئندہ کی

منصوبہ بندی کے لیے موجودہ حالات کو بہتر سے بہتر طور پر استعمال کیا جائے۔

سوال: تعلیم فرد کی ترقی میں کیا کردار ادا کرتی ہے؟ (لاہور بورڈ 2014ء)

جواب

فرد کی ترقی میں تعلیم کا کردار

فرد معاشرے کی اکائی ہے۔ ایک معاشرہ افراد کے ملاپ سے تشکیل پاتا ہے۔ معاشرے کی اپنی کوئی حیثیت نہیں بلکہ یہ افراد ہی کے مجموعے کا نام ہے۔ جیسے افراد ہوں گے ویسا ہی معاشرہ تشکیل پائے گا۔ اگر اس کے افراد تعلیم یافتہ ہوں گے تو ایک مہذب اور ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل پائے گا۔ لہٰذا افراد کی تعلیم معاشرے کے لیے ناگزیر ہے۔

1- فرد، ماحول اور تعلیم: ہر معاشرہ کا کوئی نہ کوئی نظریۂ حیات ہوتا ہے جو کہ اس کی تعلیم کی بنیاد ہوتا ہے۔ فرد جس ماحول میں تعلیم حاصل کرتا ہے اور جس معاشرے میں پرورش پاتا ہے، وہ عام طور پر اسی معاشرے کے نظریۂ حیات کو اپنا لیتا ہے۔ وہ رسمی اور غیر رسمی تعلیم کے ذریعے اسی معاشرے کے عقائد، رسم و رواج، روایات، اقدار، اٹھنے بیٹھنے اور میل جول کے آداب سیکھ لیتا ہے۔ وہ ہر اس چیز کو پسند کرنے لگتا ہے جس کو معاشرہ پسند کرتا ہے اور ہر اس چیز کو ناپسند کرتا ہے جس کو معاشرہ برا خیال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مذہب بھی اس معاشرے کا اختیار کر لیتا ہے۔ سب سے پہلا مدرسہ والدین کا گھر ہوتا ہے اور سب سے پہلے اساتذہ والدین ہوتے ہیں، اس لیے عموماً یہودی والدین کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ یہودی، ہندو گھرانے میں پیدا ہونے والا بچہ ہندو اور مسلمان والدین کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ مسلمان ہوتا ہے۔ ہر بچہ فطری طور پر مسلمان ہوتا ہے۔ اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا ہندو بناتے ہیں۔

2- معاشرتی آداب اور انسانی اوصاف: فطری طور پر انسان تقلید پسند ہے اور اپنی عادات اور کردار میں ان لوگوں کا اثر قبول کرتا ہے جن میں وہ رہتا ہے اور جن سے وہ ملتا ہے۔ وہ بہن بھائیوں، ماں باپ اور دوستوں کا اثر قبول کرتا ہے۔ اپنی عادات اور کردار میں وہ اساتذہ اور دوستوں سے بھی متاثر ہوتا ہے۔ سکول کا خوشگوار ماحول، اچھا نصاب اور بہترین تدریسی طریقے طالب علم کی نشوونما پر مثبت طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے شاگردوں سے شفقت سے پیش آئیں تاکہ سیرت اور کردار کی بہتر تعمیر ہو سکے۔ استاد کو قول و فعل کی مثالی کردار پیش کرنا چاہیے۔ اس میں شک نہیں کہ تعلیم کے بغیر انسان جسمانی نشوونما پا سکتا ہے۔ زندہ بھی رہ سکتا ہے لیکن اسے معاشرتی آداب اور انسانی اوصاف سکھانے کے لیے تعلیم بہت ضروری ہے اور مدرسہ یہ فریضہ انجام دیتا ہے۔ تعلیم ہی انسان کو حیوانات سے ممتاز کرتی ہے۔

3- سیرت و کردار کی تعمیر: معاشرے کی تعمیر میں تعلیم کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ہر معاشرے کے مقاصد تعلیم میں اس بات کو سب سے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے کہ طالب علم کے کردار کی تعمیر اس انداز سے کی جائے کہ اس میں مطلوبہ عادات اور سیرت پیدا ہو جائے۔ روسی معاشرہ یہ چاہتا ہے کہ ان کا فارغ التحصیل طالب علم ایک اچھا سوشلسٹ ثابت ہو۔ اسرائیل کا یہودی معاشرہ یہ چاہتا ہے کہ ان کا نظام تعلیم اس طرح ترتیب پائے کہ فارغ ہونے والا طالب علم اچھا یہودی ثابت ہو۔ مادہ پرست اور سیکولر جمہوری معاشروں میں فرد کی آزادی کے تصور کے تحت تعلیم سے یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ تعلیم سے فارغ ہونے والا ہر فرد معاشرے سے مطابقت پیدا کر سکے، خود کما سکے اور خرچ کر سکے اور سیکولر جمہوریت کا پرستار ہو۔ اس کے مقابلے میں اسلامی نظام تعلیم کا مقصد فرد کو اللہ تعالیٰ کا ایک نیک اور صالح بندہ بنانا ہے جو تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن کر اللہ کی رضا کے مطابق زندگی گزارنے والا ہو۔ یعنی تعلیم مسلمان طالب علم کی سیرت کی اس طرح تعمیر کرے کہ وہ سائنسدان، انجینئر، ڈاکٹر، قانون دان، تاجر اور پروفیسر جو کچھ بھی بنے، وہ سیرت و کردار اور قول و فعل میں مسلمان ہونا چاہیے۔

4- تعلیم اور شہریت: شہریت کے اعتبار سے دنیا کے تمام معاشرے اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ تعلیم اچھے شہری پیدا کرے یہاں شہریت سے مراد ہر ملک کی اپنی شہریت ہے۔ ہر ملک کی ''شہریت'' نظریۂ حیات کے اختلاف کی وجہ سے دوسرے ممالک اور معاشروں سے مختلف ہوتی ہے۔ ہر ملک اپنے طالب علموں سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اچھے شہری بن کر نکلیں۔ ہندوستان کے ہندو معاشرے میں طالب علم سے بجا طور پر یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ تعلیم سے فارغ ہونے والا فرد ہندوستان کے لیے اچھا شہری اور اچھا ہندو ثابت ہو۔ ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہمارے طالب علم اچھے شہری، اچھے پاکستانی اور اچھے مسلمان بن کر تعلیم سے فارغ ہوں۔

تعلیمی مقاصد میں تعلیم کا ایک انتہائی اہم مقصد یہ ہے کہ وہ طالب علم کو اس قابل بنائے کہ وہ کوئی پیشہ یا ہنر سیکھ کر باعزت روزی کما سکے تاکہ اس کی ضروریات پوری ہو سکیں اور وہ اپنے خاندان کے افراد کی کفالت کر سکے۔ زمانہ قدیم سے آج تک ہر ملک کے نظامِ تعلیم میں افراد کو روزی کمانے کے قابل بنانا اور انہیں مختلف پیشوں کی تربیت دے کر ہنرمند بنانا تعلیم کے بنیادی اور عمومی مقاصد میں شامل ہے جس کی ہر معاشرہ کوشش کرتا ہے۔

5- تعلیم اور معاشرے سے مطابقت: اگر مطابقت کے حوالے سے دیکھا جائے تو تعلیم معاشرے سے مطابقت کا نام ہے۔ تعلیم کا ایک نہایت اہم مقصد یہ ہے کہ وہ افراد کو معاشرے سے مطابقت کے طریقے سکھاتی ہے۔ تعلیم فرد کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ معاشرتی اقدار، روایات اور لوازمات زندگی کا فہم حاصل کرے۔ اپنی انفرادی ذمہ داریوں کو نبھائے اور معاشرے کے لیے تعمیری کردار ادا کر سکے۔ طالب علم کو آج کی پیچیدہ معاشرتی زندگی کو سمجھنے اور اپنی معاشرتی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل بنانا تعلیم کا ایک انتہائی اہم مقصد ہے۔

6- شرح خواندگی میں اضافہ: آج کے ترقی یافتہ اور جدید دور میں ہر معاشرہ یہ چاہتا ہے کہ نئی نسل کے بچے تعلیم حاصل کریں تاکہ اس کی تہذیب کو فروغ حاصل ہو۔ جوں جوں انسانی تجربات اور علم بڑھتا جا رہا ہے، فروغِ تعلیم کی ضرورت شدید ہوتی جا رہی ہے۔ ہر معاشرہ اپنی ترقی اور مفادات کو آگے بڑھانا چاہتا ہے جس کے لیے وہ تعلیم کے فروغ میں مزید کوشاں رہتا ہے تاکہ اس کے زیادہ سے زیادہ افراد نئے علوم اور تجربات سے آگاہ ہوں اور معاشرتی ترقی کے فوائد سے بہرہ ور ہو سکیں۔ آج بہت سے ملکوں کے معاشروں نے سو فی صد خواندگی حاصل کر لی ہے اور وہ مادی ترقی کی معراج کو چھو رہے ہیں۔ جو معاشرے خواندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے ہیں، وہ بھی اس کوشش میں ہیں کہ خواندگی بڑھے۔ آج دنیا کے تمام معاشروں نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ علم اور خواندگی کی دوڑ میں آگے بڑھنے کا مطلب معاشی ترقی اور مفادات کے حصول میں آگے بڑھنا ہے، اس لیے ہر معاشرہ اپنے افراد کی خواندگی اور فروغِ علم کے لیے کوشاں ہے۔

مختصراً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم کسی معاشرے کی تعمیر و ترقی اور استحکام کے لیے انتہائی ناگزیر ہے۔ تعلیم کے بغیر مہذب اور ترقی یافتہ معاشرے کا تصور بھی محال ہے۔ تعلیم معاشرے کی ترقی میں بنیادی اور اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی اہمیت سے کسی طور انکار نہیں کیا جا سکتا۔

سوال: معاشرے کی نشوونما میں تعلیم کا کردار لکھیے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2008ء) (لاہور بورڈ 2009ء، راولپنڈی بورڈ 2017ء)

☜ معاشرے کی ترقی میں تعلیم کے کردار کی اہمیت تحریر کیجیے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2009ء، لاہور بورڈ 2017ء)

☜ معاشرتی زندگی کی تشکیل نو تعلیم کے ایک اہم وظیفہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ بحث کیجیے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2008ء)

☜ تعلیم معاشرے کی ترقی میں کیا کردار ادا کرتی ہے؟ (گوجرانوالہ بورڈ 2014ء)

جواب

معاشرے کی ترقی میں تعلیم کا کردار

اگر فرد کا وجود نہ ہو تو معاشرے کا اپنا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ معاشرہ دراصل افراد کے مجموعہ کا نام ہے۔ معاشرے کو فرد سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ افراد کی تعلیم کا مقصد معاشرے کی تعلیم ہے۔ تعلیم اور معاشرہ لازم و ملزوم ہیں۔ ایک کے بغیر دوسرے کا تصور بھی ممکن نہیں، یہ ایک دوسرے پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ بچہ معاشرے میں جنم لیتا ہے۔ معاشرہ اس کی تعلیم و تربیت اور معاشرتی نشوونما کا اہتمام کرتا ہے۔ معاشرہ ہی اسے رسم و رواج، آداب و اخلاق، اپنے نظریۂ حیات اور پوری معاشرتی زندگی سے متعارف کراتا ہے اور تعلیم ہی کے ذریعے قومی مقاصد تعلیم کا حصول ممکن ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں معاشرہ کے نظریۂ حیات اور ثقافت کی منتقلی کا کام مدرسہ کرتا ہے جو کہ ایک معاشرتی مرکز کہلاتا ہے۔

1- معاشرے میں مدرسہ کا کردار: مدرسہ معاشرے میں ایک اہم اور کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ ہر معاشرہ اپنے نظریۂ حیات کے مطابق نئی نسل کی تربیت کی ذمہ داری مدرسہ کو سونپنے کے بعد بجا طور پر توقع رکھتا ہے کہ اس کی معاشرتی اور معاشی ضروریات، نظریۂ حیات اور قومی نصب العین کے مطابق مدرسہ نئی نسل کی تربیت کرے۔ طلبا کو معلومات فراہم کرنا، معاشرتی اقدار، تہذیب و ثقافت، عادات اور عملی زندگی کی بنیادی مہارتیں مدرسہ منتقل کرتا ہے اور انہیں کامیاب معاشرتی زندگی گزارنے کے قابل بناتا ہے۔ مدرسہ سے فارغ ہونے کے بعد طلبا تربیت یافتہ افراد کی حیثیت سے معاشرے میں قدم رکھتے ہیں۔ مدرسہ تعلیم ان کی رہنمائی کرتی ہے۔ وہ صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور معاشرے کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر مدرسہ یہ اوصاف طلبا میں پیدا نہیں کرتا تو اس کا مطلب ہوگا کہ وہ اپنا کردار صحیح نہیں نبھا رہا۔

www.downloadclassnotes.com

2- منضبط معاشرہ کی تشکیل: مدرسے اور معاشرے کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ مدرسے سے تشکیل پانے والا معاشرہ ایک منضبط معاشرہ ہوتا ہے جس میں مستقبل کے معاشرے کو معلومات، تفہیمات، معاشرتی اقدار اور رویے سکھائے جاتے ہیں اور انہیں کامیاب زندگی گزارنے کے لیے مختلف مہارتوں اور فنون کی تربیت دی جاتی ہے تاکہ وہ آئندہ زندگی میں معاشرے کی تعمیر کے لیے باعزت پیشہ اختیار کر سکیں اور ملک و قوم کی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

3- ثقافتی ورثے کی منتقلی: معاشرہ افراد سے تشکیل پاتا ہے اور معاشرہ افراد کا ایک گروہ ہے۔ ہر معاشرہ اپنے ثقافتی ورثے کو اپنی آئندہ نسل کو منتقل کرنا چاہتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے وہ تعلیم کو ایک آلۂ کار کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ تعلیم ایک ایسی معاشرتی سرگرمی ہے جس کے ذریعہ انسان اپنے طبعی، معاشرتی اور روحانی ماحول سے مطابقت سیکھ لیتا ہے۔ تعلیم کے ذریعے نئی نسل کو صحت منداور پسندیدہ معاشرتی زندگی گزارنے کے طریقے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ایسا عمل ہے جس کے ذریعے معاشرہ اپنے نظریات، فکر، سوچ، ثقافت اور تہذیب و تمدن کو آنے والی نسلوں کو منتقل کرنے اور اسے محفوظ کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔ تعلیم ایسا نظام ہے جس سے طلبا معاشرے کے خاص طرزِ معاشرت کو عملاً قبول کر لیتے ہیں اور اپنے آپ کو اس کے مطابق ڈھال لیتے ہیں۔

4- مثبت و تعمیری تشکیل: بعض مفکرین کے نزدیک تعلیم کا کام صرف یہی نہیں ہے کہ وہ ثقافت اور تہذیب و تمدن کو تحفظ دینے کے لیے اسے اگلی نسل کو منتقل کر دے بلکہ تعلیم کی بہت بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ افراد کی اس طرح تربیت کرے کہ معاشرہ اور اس کی ثقافت کی مثبت اور تعمیری تشکیل بھی ممکن ہو جائے جو کہ ایک انتہائی ضروری چیز ہے۔

5- ذمہ دار شہری کا کردار: معاشرہ تعلیم سے یہ توقع رکھتا ہے کہ تعلیم یافتہ شخص میں یہ اہلیت پیدا ہو جائے کہ وہ معاشرے سے مطابقت اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ ایک ذمہ دار شہری کے طور پر زندگی گزار سکے۔ تعلیم کے ذریعہ فرد کی پوشیدہ صلاحیتوں کا پتہ چلایا جاتا ہے اور اس کی شخصیت کی نشوونما کی جاتی ہے۔ طالب علم کو اپنے اور دوسروں کے حقوق کا علم ہو جاتا ہے اور وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ صحیح اندازِ فکر اختیار کر سکے۔ قوموں کے عروج و زوال اور ان کے بناؤ اور بگاڑ میں ان معاشروں کے افراد کی سوچ کے انداز انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں اس لیے تعلیم کا یہ فرض سمجھا جاتا ہے کہ وہ طالب علم کو ایک ذمہ دار شہری کا کردار ادا کرنے کے قابل بنائے۔

6- سائنس و ٹیکنالوجی کی جدید تعلیم: کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی بدولت آج کے دور میں تعلیم کی ذمہ داریاں اور زیادہ ہو گئی ہیں۔ نت نئی ایجادات نے سائنس اور ٹیکنالوجی کی اہمیت اور بڑھا دی ہے۔ سائنسدانوں، انجینئروں اور دوسرے ماہرین کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ سائنسدان، ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، جج، پروفیسر اور سیاستدان تعلیم ہی کی بدولت ماہرین میں شمار ہوتے ہیں۔ یہی ماہرین معاشرے کی ہر قسم کی ترقی کے لیے قائدانہ کردار ادا کرتے ہیں۔ جن معاشروں میں موجدوں اور دوسرے ماہرین کی تعداد بہت زیادہ ہے، وہ معاشرے ترقی کی دوڑ میں دوسرے معاشروں سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔ پاکستان کو بھی ہر شعبے میں ترقی کے لیے ایسے بے شمار ماہرین کی ضرورت ہے۔ ہمارے معاشرے کی یہ ضرورت صرف تعلیم پوری کر سکتی ہے۔

سوال: تعلیم، کمیونٹی اور معاشرے کا تعلق واضح کریں۔

جواب

تعلیم، کمیونٹی اور معاشرے کا باہمی تعلق

معاشرے سے مراد انسانوں کا ایک ایسا گروہ ہے جس کے افراد ایک خاص طرزِ معاشرت عملاً اپنا لیتے ہیں۔ وہ اپنے مشترکہ مقاصد اور اقدار کے ذریعے خود کو متحد رکھتے ہیں۔ انسان چونکہ ایک معاشرتی حیوان ہے، اس لیے وہ کسی نہ کسی معاشرے میں ہی زندگی گزارنا پسند کرتا ہے۔ کمیونٹی دراصل معاشرے کا ہی حصہ ہوتی ہے، اسے معاشرے کی اکائی کہا جا سکتا ہے۔ کمیونٹی سے مراد لوگوں کا ایک ایسا گروہ ہے جو کہ ایک مقام پر رہائش پذیر ہو، وہ اپنے مفادات اور دلچسپیوں کی بنا پر ایک دوسرے سے تعاون و اتحاد کرتا ہے۔ کسی بھی معاشرے کو مہذب اور ترقی یافتہ بنانے کے لیے تعلیم کی ضرورت پڑتی ہے۔

جب ہم معاشرے اور کمیونٹی کی تعلیم کی بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب افراد کو تعلیم دینا ہوتا ہے جب افراد کو تعلیم دی جائے گی تو اس کا

مقصد دراصل کمیونٹی اور معاشرے کو ہی تعلیم دینا ہوگا۔ کسی معاشرے میں جتنے زیادہ تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ ہوں گے، وہ معاشرہ اتنا ہی مہذب اور ترقی یافتہ ہوگا۔ افراد کے تعلیم یافتہ ہونے سے پورا معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔

کسی بھی معاشرے کی ترقی کا دارومدار اس کی تعلیمی ترقی سے وابستہ ہوتا ہے۔ اگر کسی ملک میں ٹھوس نظامِ تعلیم استوار کر دیا جائے تو یہ بات یقینی ہے کہ وہ معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔ معاشرے کو تعلیم دینے کے لیے فرد اور کمیونٹی کی سطح پر تعلیمی پروگرام مرتب کیے جاتے ہیں، کیونکہ ہر چیز کی ابتداء اکائی سے کرنا پڑتی ہے۔ جو معاشرہ تعلیم میں زیادہ ترقی کرے گا، وہی معاشرہ معاشی، معاشرتی، تمدنی اور ہر میدان میں ترقی کرے گا۔ تعلیم اور معاشرہ لازم و ملزوم ہیں۔ اس سلسلے میں ملائیشیا، چین اور جاپان کے معاشرے نمائندہ حیثیت رکھتے ہیں جنہوں نے تعلیم کے میدان میں ترقی کر کے اپنے آپ کو جدید ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل کر لیا۔

☆☆☆☆☆☆

ٹیکسٹ بک کی مکمل حل شدہ آزمائشی مشق

کثیر الانتخابی سوالات (Multiple Choice Questions)

☐ **ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔**

(i) تعلیم ہمیشہ تابع ہوتی ہے:
(الف) معاشرے کے نظریۂ حیات کے ✓ (ب) کمیونٹی کے (ج) سکول انتظامیہ کے (د) وزارتِ تعلیم کے

(ii) یورپ اور امریکہ کے معاشرے ہیں:
(الف) سوشلسٹ (ب) سرمایہ دارانہ (ج) جمہوری (د) سرمایہ دارانہ اور جمہوری ✓

(iii) کمیونٹی اور معاشرہ کیا ہیں؟
(الف) ایک ہی شے کے دو نام (ب) کمیونٹی معاشرے سے بڑی ہوتی ہے (ج) کمیونٹی معاشرہ سے علیحدہ ہوتی ہے (د) کمیونٹی معاشرے کی ایک اکائی ہوتی ہے ✓

(iv) اسلام میں تعلیم کا بنیادی مقصد ہے:
(الف) ثقافت کی تشکیلِ نو (ب) روزی کا حصول (ج) رضائے الٰہی کا حصول ✓ (د) جمہوری معاشرے کا قیام

(v) یورپ اور امریکہ کے نظامِ تعلیم میں کس چیز کا پرچار ہوتا ہے؟
(الف) اسلامی فلسفہ تعلیم کا (ب) اشتراکیت کا ✓ (ج) مغربی جمہوریت کے فلسفہ کا (د) ہندومت کا

مختصر مشقی سوالات و جوابات

(Short Questions & Answers)

☆ **مختصر سوالات کے جوابات لکھیں۔**

سوال 1: معاشرے اور تعلیم کا تعلق واضح کریں۔

جواب: تعلیم ایک معاشرتی عمل ہے اور معاشرہ ہی اُس کا اہتمام کرتا ہے تاکہ مستقبل کے معاشرے کی تربیت کی جا سکے۔

سوال2: فرد اور تعلیم کا تعلق بیان کریں۔

جواب: فرد جس ماحول میں تعلیم حاصل کرتا ہے اور جس معاشرے میں پرورش پاتا ہے، عموماً اُسی معاشرے کے نظریۂ حیات کو اپنا لیتا ہے۔

سوال3: معاشرہ کی تعریف کریں۔

جواب: معاشرہ انسانوں کا ایسا گروہ ہے جس کے افراد ایک خاص طرزِ معاشرت عملاً اپنا لیتے ہیں۔ وہ مشترکہ مقاصد اور اقدار کے ذریعے خود کو متحد رکھتے ہیں۔

سوال4: کمیونٹی کی تعریف کریں۔

جواب: لوگوں کا ایسا گروہ جو کہ ایک مقام پر رہائش پذیر ہو۔ ان لوگوں کے مفادات اور دلچسپیاں بھی ایک ہی دائرے میں واقع ہوں۔

سوال5: اسلامی معاشرے کی تین خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: (i) مسلمان ایک خدا پر یقین رکھتے ہیں۔

(ii) مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ آئندہ زندگی میں تمام انسانوں کے اعمال کا احتساب کیا جائے گا۔

(iii) انسان اللہ تعالیٰ کی زمین پر اُس کا نائب ہے۔

سوال6: مادہ پرست اور جمہوری معاشروں کا کائنات اور انسان کی تخلیق کے بارے میں کیا نظریہ ہے؟

جواب: ایسے معاشروں کا انسان کی پیدائش کے بارے میں یہ نظریہ ہے کہ وہ خود بخود وجود میں آ گیا ہے اور کسی دن خود ہی ختم ہو جائے گا۔ موت کے بعد کی زندگی پر ایسے معاشروں کا ایمان نہیں ہے۔ ایسے معاشرے نظریۂ ارتقاء پر یقین رکھتے ہیں۔

سوال7: اچھے اور مہذب معاشرے طلبا میں کون سے اوصافِ حمیدہ پیدا کرنا چاہتے ہیں؟

جواب: ایسے معاشرے طلبا میں اخوت، ہمدردی، مساوات، عدل و انصاف، نظم و ضبط، رواداری اور خود اعتمادی جیسے اوصافِ حمیدہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

سوال8: ملکی ترقی میں ماہرین کو کیا اہمیت حاصل ہے؟

جواب: کوئی بھی معاشرہ سائنسدانوں، انجینئروں، ڈاکٹروں، ماہرین سیاستدانوں، وکیلوں، ججوں اور پروفیسروں جیسے قابل ماہرین کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ یہ افراد معاشرے کی ہر قسم کی ترقی میں قائدانہ کردار ادا کرتے ہیں۔

سوال9: تعلیم کے پانچ فوائد تحریر کریں۔

جواب: (i) تعلیم افراد کو معاشرے سے مطابقت کے طریقے سکھاتی ہے۔

(ii) تعلیم افراد کو معاشرتی اقدار، روایات اور لوازماتِ زندگی کا فہم حاصل کرنے کے قابل بناتی ہے۔

(iii) تعلیم طالب علم کو پیچیدہ معاشرتی زندگی کو سمجھنے اور معاشرتی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل بناتی ہے۔

(iv) تعلیم افراد کو مسابقت کی دوڑ میں آگے بڑھنے کے قابل بناتی ہے۔

(v) تعلیم افراد کو مختلف مہارتیں اور فنون سکھاتی ہے۔

سوال10: تعلیم کا جمہوریت سے کیا تعلق ہے؟

جواب: جمہوریت کی جڑیں ایسے معاشرے میں گہری ہوتی ہے جہاں تعلیم عام ہو۔ جن معاشروں میں تعلیم عام ہے وہاں مکمل جمہوری نظام قائم ہو چکا ہے۔

سوال11: معاشرے اور کمیونٹی میں فرق واضح کریں۔

جواب: معاشرے کا لفظ وسیع معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے جبکہ کمیونٹی محدود معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ اپنے وسیع معاشرے سے الگ تھلگ نہیں ہوتی بلکہ یہ معاشرے ہی کی ایک اکائی ہے۔

سوال12: بچے کے ابتدائی معلم کون ہیں؟

جواب: بچے کے ابتدائی معلم اس کے والدین ہوتے ہیں جو بچے کی شخصیت پر گہرے اور دیرپا نقوش چھوڑتے ہیں۔ والدین بچوں کو بہت سی باتوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ مثلاً بڑوں کا احترام کرنا، بری باتوں سے بچنا اور اچھی باتوں کو اختیار کرنا وغیرہ۔

سوال13: فردی ترقی میں تعلیم کا کردار بیان کریں۔

جواب: فرد معاشرے کی اکائی ہے۔ ایک معاشرہ افراد کے ملاپ سے تشکیل پاتا ہے۔ معاشرے کی حیثیت افراد کے مجموعے کا نام ہے۔ جیسے افراد ہوں گے ویسا ہی معاشرہ تشکیل پائے گا چنانچہ افراد کا تعلیم یافتہ ہونا آئیڈیل معاشرے کے لیے ناگزیر ہے۔

سوال 14: شرح خواندگی میں اضافہ کیوں ضروری ہے؟

جواب: موجودہ ترقی یافتہ دور میں ہر معاشرہ یہ چاہتا ہے کہ نئی نسل تعلیم یافتہ ہو تاکہ اُس کی ترقی اور مفادات کو بڑھاوا ملے۔ جن ممالک نے خواندگی سو فیصد حاصل کر لی ہے وہ ترقی کی معراج کو چھو رہے ہیں۔ تعلیم کے بغیر مہذب معاشرے کا تصور محال ہے۔

سوال 15: تعلیم کی کمی کے نقصانات مختصراً لکھیے۔

جواب: تعلیم کی کمی سے سیاسی، علاقائی اور کئی دوسری قسم کے تعصبات بھی پروان چڑھتے ہیں۔ خودغرض سیاستدان کم علم عوام کو آسانی سے گمراہ کر لیتے ہیں کیونکہ اَن پڑھ لوگوں کو اپنے حقوق و فرائض سے آگاہی نہیں ہوتی چنانچہ غربت کا منحوس سایہ قائم رہتا ہے۔

سوال 16: انسان فطری طور پر جس طرح کا ہے اُس کا کوئی ایک پہلو بیان کریں۔

جواب: فطری طور پر انسان تقلید پسند واقع ہوا ہے۔ اپنی عادات و کردار میں دوسروں کا اثر قبول کرتا ہے۔ اساتذہ اور دوستوں سے بھی متاثر ہوتا ہے۔

سوال 17: علم کا سرچشمہ ہے۔

جواب: اسلامی نظریہ حیات کے مطابق علم کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ یہ علم قرآن و حدیث کی شکل میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ہر فرد کے لیے علم کا حصول فرض قرار دیا۔

سوال 18: کائنات اور انسانوں کے بارے میں بعض معاشروں کا نظریہ کیا ہے؟

جواب: دنیا بھر کے بہت سے معاشروں کا خیال ہے کہ کائنات خود بخود وجود میں آ گئی ہے اور خود بخود چل رہی ہے اور کسی دن خود بخود ختم ہو جائے گی۔ انسان کے بارے میں بھی اُن کا خیال یہی ہے کہ خود بخود وجود میں آ گیا ہے۔ وہ معاشرے موت کے بعد کی زندگی پر قطعی یقین نہیں رکھتے۔

سوال 19: کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی بدولت آج تعلیم کی افادیت بڑھ گئی ہے۔ واضح کریں۔

جواب: نت نئی ایجادات نے سائنس اور ٹیکنالوجی کی اہمیت بہت بڑھا دی ہے۔ جدید علوم کے ماہرین، سائنسدانوں اور انجینئروں کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ ترقی کے حصول کے لیے تعلیم بہت ضروری ہے۔

سوال 20: تعلیم کے ذریعے پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ فرد کی۔

جواب: تعلیم ایسا عمل ہے جس کے ذریعے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ فرد کی پوشیدہ صلاحیتیں کون کون سی ہیں۔ اس سے شخصیت کی بہتر نشوونما کی جاتی ہے۔

سوال 21: مدرسے کے ذریعے تشکیل پانے والے معاشرہ کی منظر کشی کریں۔

جواب: مدرسہ وہ ادارہ ہے جس کے ذریعے تشکیل پانے والا معاشرہ منضبط معاشرہ ہوتا ہے جس میں مستقبل کے معاشرے کو معلومات، تفہیمات، معاشرتی اقدار اور رویے سکھائے جاتے ہیں۔

سوال 22: ہر معاشرہ اپنے ثقافتی ورثے کو اگلی نسل تک کیسے منتقل کرتا ہے؟

جواب: اس مقصد کے لیے ہر معاشرہ تعلیم کو ایک آلۂ کار کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ تعلیم ایسا عمل ہے جس کے ذریعے معاشرہ اپنے نظریات، فکر، سوچ، ثقافت اور تہذیب و تمدن کو آنے والی نسلوں کو منتقل کرنے اور محفوظ کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔

سوال 23: بعض مفکرین کے نزدیک تعلیم کا کون سا کام ہے؟

جواب: اُن کے نزدیک تعلیم کا کام صرف یہی نہیں ہے کہ وہ ثقافت اور تہذیب و تمدن کو تحفظ دینے کے لیے اگلی نسلوں کو منتقل کرے بلکہ تعلیم کی بہت بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ افراد کی اس طرح تربیت کرے کہ معاشرہ اور اس کی ثقافت کی مثبت اور تعمیری تشکیل بھی ممکن ہو جائے۔

سوال 24: آج دنیا کے تمام معاشرے علم اور خواندگی کے بارے میں کس نتیجے پر پہنچے ہیں؟

جواب: آج ساری دنیا کے معاشرے یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ علم اور خواندگی کی دوڑ میں آگے بڑھنے کا مقصد معاشی ترقی اور ہر شعبے میں آگے بڑھتے رہنا ہے۔ اس لیے تمام معاشرے اپنے افراد کی خواندگی اور فروغ علم کے لیے کوشاں ہیں۔